بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

خوشی وغمی میں مومن کا کردار

خطبہ کے اہم عناصر:

☼خوشی میں مومن کا کردار ☼اللہ کا شکر ادا کرنا
☼اللہ کی طرف رجوع ☼خوشی میں منکرات سے بچنا
☼غمی میں مومن کا کردار ☼اللہ کی تقدیر پر راضی رہنا
☼صبر کرنا ☼غمی میں منکرات سے بچنا

تمہید:

دنیا دار الامتحان ہے، جس میں اگر زندگی ہے تو موت بھی، صحت ہے تو بیماری بھی، آسانی ہے تو تنگی بھی، تونگری ہے تو تنگدستی بھی، خوشی ہے تو غمی بھی۔ انسان زندگی، صحبت، آسانی، تونگری اور خوشی کو تو دل وجان سے قبول کرتا ہے مگر بیماری، تنگی، غمی اور ذلت ورسوائی کو قبول کرنے کے لیے جلد تیار نہیں ہوتا۔

اللہ مالک الملک مال والوں کو مال دے کر، عزت والوں کو عزت دے کر، اولاد والوں کو اولاد دے کر اور صاحب اقتدار کو اقتدار دے کر درحقیقت آزمانا چاہتا ہے کہ کون اللہ کے ساتھ مخلص ہے اور کون ان تمام دنیوی رنگینوں میں گھوئے بغیر اللہ کو یاد رکھتا ہے؟ اسی بات کے پیش نظر اللہ مالک ہر امیر وغریب، چھوٹے بڑے اور عوام اور حاکم وقت کو آزماتا ہے۔ بعض لوگ اس آزمائش میں کامیاب ہوجاتے ہیں اور بعض لوگ ناکام رہتے ہیں۔

چونکہ خوشی وغمی کا تعلق معاشرے کے ہر فرد سے ہے، اس لیے آج کے خطبہ جمعہ میں ہم یہ جاننا چاہیں گے کہ خوشی اور غمی میں ایک مومن کا کیا کردار ہوتا ہے؟ تا کہ اس اہم مسئلہ سے واقفیت حاصل کر کے ہم اپنا کردار ادا کر سکیں۔

خوشی میں مومن کا کردار

اللہ کا شکر ادا کرنا:

۞ سیدنا عبدالرحمن لیلی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

عَجَبًا لِأَمْرِ الْمُؤْمِنِ، إِنَّ أَمْرَهُ كُلَّهُ خَيْرٌ، وَلَيْسَ ذَاكَ لِأَحَدٍ إِلَّا لِلْمُؤْمِنِ، إِنْ أَصَابَتْهُ سَرَّاءُ شَكَرَ، فَكَانَ خَيْرًا لَهُ، وَإِنْ أَصَابَتْهُ ضَرَّاءُ، صَبَرَ فَكَانَ خَيْرًا لَهُ

مومن کا معاملہ بھی بہت عجیب ہے، اس کے تمام کام بہتر ہوتے ہیں، اور یہ کسی ایک کے لیے نہیں صرف مومن کے لیے ہے، اگر اسے کوئی خوشی پہنچتی ہے تو وہ اپنے رب کا شکر کرتا ہے، اور یہ اس کے لیے بہتر ہے، اور اگر مصیبت پہنچتی ہے تو وہ اس پر صبر کرتا ہے، تو یہ اس کے لیے بہتر ہے۔

۞ صحیح مسلم کی روایت میں یہ الفاظ ہیں:

إِنْ أَصَابَتْهُ سَرَّاءُ شَكَرَ، فَكَانَ خَيْرًا لَهُ، وَإِنْ أَصَابَتْهُ ضَرَّاءُ، صَبَرَ فَكَانَ خَيْرًا لَهُ

اگر مومن کو خوشی پہنچتی ہے تو اللہ کا شکر کرتا ہے اور یہ اس کے حق میں بہتر ہے اور اگر اسے تکلیف پہنچتی ہے تو وہ صبر کرتا ہے اور یہ بھی اس کے حق میں بہتر ہے۔

صحیح مسلم:2999

۞ اللہ تعالیٰ نے قرآن میں یہی حکم سنایا ہے کہ ہر نعمت کا شکر ادا کرو ناقدری نہ کرو، چنانچہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

فَاذْكُرُونِي أَذْكُرْكُمْ وَاشْكُرُوا لِي وَلَا تَكْفُرُونِ (سورہ البقرۃ:152)

پس مجھے یاد کرو میں تمہیں یاد رکھوں گا اور میرا شکر ادا کرو میری (نعمتوں کی) ناشکری نہ کرو۔

۞ ایک اور مقام پر فرمایا:

وَاشْكُرُوا نِعْمَتَ اللَّهِ إِنْ كُنْتُمْ إِيَّاهُ تَعْبُدُونَ (سورۃ النحل:114)

اللہ کی نعمتوں کا شکر ادا کرو اگر تم اس کی عبادت کرتے ہو۔

اللہ کی طرف رجوع:

بہت سارے لوگ خوشی دیکھ،سن کر اپنے آپ سے بے قابو ہو جاتے ہیں،جنونی ہو جاتے ہیں، بسا اوقات شدت خوشی میں اللہ ہی کو بھلا بیٹھتے ہیں اور اللہ کی حرام کردہ حدود کو پامال کر دیتے ہیں۔

یادرکھیے! یہ کوئی دینداری نہیں،خوشی ملنے پر تو اللہ تعالیٰ کا شکریہ ادا کرنا تھا اور اللہ کی عبادت پہلے سے زیادہ کرنی تھی کہ اللہ نے ہمیں ہماری زندگی میں پھر سے ایک بار خوشی کی دولت سے مالا مال کیا۔خوشی کے موقع پر اللہ تعالیٰ کی زیادہ عبادت کرنی چاہیے، میں اس کے چند ایک دلائل دیتا ہوں:

① عیدین کے موقع پر ایک نماز کا اضافہ:

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَانْحَرْ (الکوثر:2)

اپنے رب کے لیے نماز پڑھ اور قربانی کر۔

حدیث اُمّ عطیہ رضی اللہ عنہا کی وجہ سے فرماتی ہیں:

آپ ﷺ نے ہمیں حکم دیا کہ ہم عید الفطر اور عید الاضحیٰ کے دن نوجوان لڑکیوں، حیض والیوں اور باکرہ لڑکیوں کو عید گاہ کی طرف نکالیں اور یہ کہ حیض والیاں نماز ادا نہ کریں لیکن مسلمانوں کے ساتھ دعا میں شریک ہوں۔

صحیح البخاری:العیدین

خوشی،عید کے موقع پر کچھ نمازیں کم ہونے کے بجائے اللہ تعالیٰ نے ایک نماز بڑھا دی، یہ اس بات کی دلیل ہے کہ خوشی میں اللہ کی پہلے سے زیادہ عبادت کرنی چاہئے۔

② فتح مکہ کے موقع پر رسول اللہ ﷺ کا آٹھ رکعات پڑھنا:

سیدہ ام ہانی ؓ فرماتی ہیں:

ذَهَبْتُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ الفَتْحِ، فَوَجَدْتُهُ يَغْتَسِلُ وَفَاطِمَةُ ابْنَتُهُ تَسْتُرُهُ، فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ، فَقَالَ: »مَنْ هَذِهِ؟« ، فَقُلْتُ: أَنَا أُمُّ هَانِئٍ بِنْتُ أَبِي طَالِبٍ، فَقَالَ: »مَرْحَبًا بِأُمِّ هَانِئٍ« ، فَلَمَّا فَرَغَ مِنْ غُسْلِهِ، قَامَ فَصَلَّى ثَمَانِيَ رَكَعَاتٍ مُلْتَحِفًا فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ، فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ زَعَمَ ابْنُ أُمِّي عَلِيٌّ أَنَّهُ قَاتِلٌ رَجُلًا قَدْ أَجَرْتُهُ فُلاَنُ بْنُ هُبَيْرَةَ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: »قَدْ أَجَرْنَا مَنْ أَجَرْتِ يَا أُمَّ هَانِئٍ

فتح مکہ کے موقع پر میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی، میں نے دیکھا کہ آپ ﷺ غسل کر رہے تھے اور فاطمہ ؓ آپ کی صاحبزادی آپ ﷺ پر پردہ کیے ہوئے تھیں۔ میں نے آپ ﷺ کو سلام کیا، تو آپ ﷺ نے دریافت فرمایا کہ کون ہیں؟ میں نے عرض کی کہ ام ہانی بنت ابی طالب ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: آو اچھی آئیں ام ہانی! پھر آپ ﷺ نے غسل سے فارغ ہو کر آٹھ رکعات چاشت کی نماز پڑھی۔ آپ ﷺ صرف ایک کپڑا جسم اطہر پر لپیٹے ہوئے تھے۔ میں نے عرض کی: یا رسول اللہ! میری ماں کے بیٹے علی کہتے ہیں کہ وہ ایک شخص کو جسے میں پناہ دے چکی ہوں، قتل کیے بغیر نہیں رہیں گے۔ یہ شخص ہبیرہ کا فلاں لڑکا (جعدہ) ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ام ہانی! جسے تم نے پناہ دی، اسے ہماری طرف سے بھی پناہ ہے۔

صحیح البخاری: 3171

رسول اللہ ﷺ کو فتح مکہ کی خوشی پہنچی تو آپ نے چاشت کی آٹھ رکعات نماز پڑھی۔

خوشی میں منکرات سے بچنا

بہت سارے لوگ ایسی ہوتے ہیں جو جذبات میں اپنے ہوش و ہواس کھو بیٹھتے ہیں اور بہت سی غلطیوں کا ارتکاب کر بیٹھتے ہیں، ہم چند ایک کا ذکر کرتے ہیں:

شاہراہیں بند کر کے خوشی منانا:

بہت سارے لوگ خوشی کے اظہار کے لیے راستوں، گلیوں اور بازاروں کا رخ کرتے ہیں اور شہراہیں بند کر کے نعرہ بازی کرتے ہوئے راہ گیر مسافروں کو پریشان کرتے ہیں۔

۞ پہلی بات تو یہ ہے کہ شریعت اسلامیہ نے راستوں میں بیٹھنے سے ہی منع کیا ہے اور اگر بیٹھنے کی اجازت بھی دی ہے تو چند شروط کے ساتھ، جیسا کہ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے:

إِيَّاكُمْ وَالجُلُوسَ عَلَى الطُّرُقَاتِ« ، فَقَالُوا: مَا لَنَا بُدٌّ، إِنَّمَا هِيَ مَجَالِسُنَا نَتَحَدَّثُ فِيهَا، قَالَ: »فَإِذَا أَبَيْتُمْ إِلَّا المَجَالِسَ، فَأَعْطُوا الطَّرِيقَ حَقَّهَا« ، قَالُوا: وَمَا حَقُّ الطَّرِيقِ؟ قَالَ: »غَضُّ البَصَرِ، وَكَفُّ الأَذَى، وَرَدُّ السَّلاَمِ، وَأَمْرٌ بِالْمَعْرُوفِ، وَنَهْيٌ عَنِ المُنْكَرِ

''تم راستوں میں بیٹھنے سے بچو۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے کہا ہمارے لیے اپنی ان مجلسوں کے سوا کوئی چارہ کار نہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اگر تم انکار کرتے ہو تو راستوں کا حق ادا کرو۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے پوچھا: یا رسول اللہ! راستے کا کیا حق ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: نظر کو جھکانا، تکلیف دہ چیز کو ہٹانا، سلام کا جواب دینا اور نیکی کا حکم دینا اور برائی سے روکنا''۔

صحیح البخاری: ۲۴۶۵

حضرات گرامی! اس حدیث کی رو سے راستے بلاک کر کے عوام کو تکلیف میں مبتلا کرنے سے منع کیا ہے، ہاں اگر کسی کے لیے راستے میں بیٹھنا ضروری ہو تو راستے کے چار حقوق ''نظر کو جھکانا، تکلیف دہ چیز کو ہٹانا، سلام کا جواب دینا اور نیکی کا حکم دینا اور برائی سے روکنا'' ادا کرنے پڑیں گے۔ اگر تو ہم جلسے جلوس میں راستے کے یہ چار حق ادا کر رہے ہیں تو ٹھیک بصورت دیگر راستے میں بیٹھنا ہمارے لیے جائز نہیں ہے۔

گانا گانا:

۞ بعض لوگ ایسے ہوتے ہیں کہ جب انہیں کسی کام کی خوشی ہوتی ہے تو وہ اپنی خوشی کا اظہار گانے سن سنا کر کرتے ہیں، جو کہ درست نہیں ہے، اس کی حرمت کے بابت قرآن مجید میں

ارشادِ باری ہے:

وَمِنَ النّاسِ مَن يَشتَرى لَهوَ الحَديثِ لِيُضِلَّ عَن سَبيلِ اللَّهِ بِغَيرِ عِلمٍ وَيَتَّخِذَها هُزُوًا ۚ أُولـٰئِكَ لَهُم عَذابٌ مُهينٌ (سورۃ القمان:٦)

''لوگوں میں سے بعض ایسے بھی ہیں جو لغو باتوں کو مول لیتے ہیں تا کہ بے علمی کے ساتھ لوگوں کو اللہ کی راہ سے بہکائیں اور اسے مذاق بنائیں۔ یہی وہ لوگ ہیں جن کے لیے رسوا کن عذاب ہے''۔

۞ تمام صحابہ کرام وتابعین کے نزدیک لہوالحدیث عام ہے جس سے مراد گانا بجانا اور اس کا ساز وسامان ہے اور ساز وسامان، موسیقی کے آلات اور ہر وہ چیز جو انسان کو خیر اور بھلائی سے غافل کر دے اور اللہ کی عبادت سے دور کر دے۔ اس میں ان بدبختوں کا ذکر ہے جو کلام اللہ سننے سے اعراض کرتے ہیں اور ساز وموسیقی، نغمہ وسرور اور گانے وغیرہ خوب شوق سے سنتے اور ان میں دلچسپی لیتے ہیں۔ خریدنے سے مراد بھی یہی ہے کہ آلاتِ طرب وشوق سے اپنے گھروں میں لاتے ہیں اور پھر ان سے لطف اندوز ہوتے ہیں۔ لہوالحدیث میں بازاری قصے کہانیاں، افسانے، ڈرامے، ناول اور سنسنی خیز لٹریچر، رسالے اور بے حیائی کے پرچار کرنے والے اخبارات سب ہی آجاتے ہیں اور جدید ترین ایجادات، ریڈیو، ٹی وی، وی سی آر، ویڈیو فلمیں، ڈش انٹینا وغیرہ بھی۔

۞ سیدنا عبدالرحمن بن ثابت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

فِي هَذِهِ الأُمَّةِ خَسفٌ وَمَسخٌ وَقَذفٌ« ، فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ المُسلِمِينَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، وَمَتَى ذَاكَ؟ قَالَ: »إِذَا ظَهَرَتِ القَيْنَاتُ وَالمَعَازِفُ وَشُرِبَتِ الخُمُورُ

''ایک وقت آئے گا کہ میری امت کے کچھ لوگ زمین میں دَب جائیں گے، شکلیں بدل جائیں گی اور آسمان سے پتھروں کی بارش کا نزول ہوگا۔ فرمایا اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! کیا وہ کلمہ گو ہوں گے جواب دیا: ہاں، جب گانے، باجے اور شراب عام ہو جائے گی اور ریشم پہنا جائے

گا''۔

حسنہ الالبانی: سنن الترمذی: ۲۲۱۲

۞ سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

وإنما نهيت عن صوتين أحمقين فاجرين: صوت عند نغمة لهو ولعب ومزامير شيطان، وصوت عند مصيبة: خمش وجوه وشق جيوب ورنة

''مجھے دو احمق اور بدکار آوازوں سے منع کیا گیا ہے: خوشی کے وقت گانے بجانے کا شیطانی نغمہ، اور کسی مصیبت پر آہ وبکا کرنا، چہرہ نوچنا اور گریباں چاک کرنا''۔

صحيح الجامع (5194).

۞ نافع رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

سَمِعَ ابْنُ عُمَرَ، مِزْمَارًا قَالَ: فَوَضَعَ إِصْبَعَيْهِ عَلَى أُذُنَيْهِ، وَنَأَى عَنِ الطَّرِيقِ، وَقَالَ لِي: يَا نَافِعُ هَلْ تَسْمَعُ شَيْئًا؟ قَالَ: فَقُلْتُ: لَا، قَالَ: فَرَفَعَ إِصْبَعَيْهِ مِنْ أُذُنَيْهِ، وَقَالَ: »كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَمِعَ مِثْلَ هَذَا فَصَنَعَ مِثْلَ هَذَا

''ایک مرتبہ ابن عمر رضی اللہ عنہ نے (سرراہ) بانسری کی آواز سنی تو اپنے کانوں پر انگلیاں رکھ لیں اور راستے سے دور ہو گئے۔ پھر انھوں نے مجھ سے پوچھا: نافع تمھیں کوئی آواز آ رہی ہے؟ میں نے کہا: نہیں۔ انھوں نے اپنے کانوں سے انگلیاں اٹھا لیں۔ پھر انھوں نے کہا: ایک مرتبہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہم راہ تھا تو آپ نے بانسری کی آواز سن کر ایسا ہی کیا تھا''۔

صحیح۔ سنن ابو داؤد: ۴۹۲۴

ناچنا (رقص) کرنا:

۞ خوشی میں بے حیائی و گانے کے ساتھ ساتھ ناچنا بھی عروج پر ہوتا ہے، عام خوشیوں میں یہ تو دیکھا ہی گیا ہے مگر دیکھنے میں آیا ہے کہ ربیع الاول کی خوشی میں بھی بیشتر لوگ ناچ گانے کا پورا اہتمام کرتے ہیں، جو شرعا و اخلاقا جائز نہیں، کیونکہ رقص غیر شرعی رسم ہے۔

☆علامہ ابن الجوزی رحمہ اللہ (م ۵۹۷ ھ) لکھتے ہیں:

وقد انعقد اجتماع العلماء أنّ من ادّعى الرّقص قربة إلى اللّٰه تعالىٰ فقد كفر

"اس بات پر علمائے کرام کا اتفاق و اجماع واقع ہو چکا ہے کہ جو شخص رقص کو قربِ الٰہی کا ذریعہ قرار دے، وہ کافر ہے۔"

(صيد الخاطر لابن الجوزی: ص ۱۵٤)

☆علامہ احمد طحاوی حنفی لکھتے ہیں:

وأمّا الرّقص والتّصفيق والصّريخ وضرب الأوتار والصّنج والبوق الّذى يفعله بعض من يدّعي التّصوّف، فإنّه حرام بالإجماع، لأنّها زيّ الكفّار۔

"رہا رقص کرنا، تالیاں پیٹنا، شور شرابا، ہارمونیم بجانا، چیخ و پکار اور بگل بجانا، جو کہ صوفیت کے بعض دعویداروں کا معمول ہے، یہ بالا جماع حرام ہے، کیونکہ یہ کفار کا طور طریقہ ہے۔"

(حاشية الطحطاوی علی مراقی الفلاح ص ۱۷٤، صفة الاذكار)

ہمارے سلف تو ان لوگوں کے لیے اتنی سختی کر رہے ہیں جو عبادت سمجھ کر رقص کرتے ہیں، ذرا سوچئے جو لوگ مرد و خواتین بے حیائی کے لیے ناچتی اور رقص کرتی ہیں ان کی کس قدر زیادہ سزا کیا ہوگی۔۔۔۔!

فضول خرچی:

چونکہ بعض لوگ فرحت خوشی میں اپنے جذبات کھو بیٹھتے ہیں اور انہیں کچھ سمجھ نہیں آ رہی ہوتی، پھر وہ جو منکرات کرتے ہیں ان میں ایک فضول خرچی ہے، جس کی بابت االلہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

إِنَّ الْمُبَذِّرِينَ كَانُوا إِخْوَانَ الشَّيَاطِينِ

''یقینا فضول خرچی کرنے والے شیاطین کے بھائی ہیں''۔

کسی کو نقصان پہنچانا:

جلسے جلوس اور خوشی کی بعض ریلوں میں مخالفین حالانکہ مسلمان مسلمان کا بھائی ہے اس کے لیے جائز نہیں ہے کہ کسی دوسرے کو مسلمان کو پریشان کرے یا نقصان پہنچائے، بلکہ رسول اللہ

نے مسلمان کی حقیقی تعریف بیان کرتے ہوئے یہاں تک فرمادیا:

الْمُسْلِمُ مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُونَ مِنْ لِسَانِهِ وَيَدِهِ، وَالْمُؤْمِنُ مَنْ أَمِنَهُ النَّاسُ عَلَى دِمَائِهِمْ وَأَمْوَالِهِمْ

''(حقیقی) مسلمان وہ ہے جس کی زبان اور ہاتھ سے دوسرا مسلمان محفوظ رہے اور (کامل) مومن وہ ہے جس سے لوگ اپنے خون اور اپنے مال محفوظ سمجھیں''۔

صحیح۔سنن الترمذی:۲۶۲۷

☼ پھر اسی نقصان پہنچانے سے بسا اوقات راستے بدل جاتے ہیں، آپس میں دوریاں اور نفرتیں پروان چڑھتی ہیں جو کہ بالکل بھی صحیح نہیں ہے۔ رسول اللہ نے سیدہ عائشہ سے فرمایا تھا:

يَا عَائِشَةُ إِنَّ شَرَّ النَّاسِ مَنْزِلَةً عِنْدَ اللهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، مَنْ وَدَعَهُ، أَوْ تَرَكَهُ النَّاسُ اتِّقَاءَ فُحْشِهِ

''اے عائشہ! اللہ تعالیٰ کے ہاں روز قیامت لوگوں میں سب سے بدترین وہ ہے، جسے لوگ اس کی فحاشی کی وجہ سے چھوڑ دیں''۔

صحیح مسلم: ۲۵۹۱

غمی میں مومن کا کردار

یہ دنیا دار الامتحان ہے، جہاں خوشی ہے وہاں ساتھ غمی بھی ہے، اگر تونگری ہے تو تنگ دستی بھی ہے، اگر عزت ہے تو زلت بھی ہے۔

اللہ تعالیٰ بعض لوگوں کو زیادہ مال دے کر آزماتا ہے اور بعض کو مال کی قلت کی وجہ سے آزمائش میں مبتلا کرتا، بعض کو اولاد دے کر آزماتا ہے تو کسی بے اولاد رکھ کر آزمائش میں مبتلا کرتا ہے۔ اب جو شخص آزمائش، تکلیف اور مصیبت میں صبر کر لے، ایسا شخص کامیاب اور جو آزمائش میں صبر و برداشت کا مظاہرہ نہ کر سکا اور اللہ طرح طرح کے شکوے شکاتیں کرنے ایسا شخص ناکام ہو گیا۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے دنیا قید خانہ بنایا ہے جیسا کہ رسول اللہ کا ارشاد ہے:

الدُّنيَا سِجْنُ الْمُؤْمِنِ، وَجَنَّةُ الْكَافِرِ

دنیا مومن کے لیے قید خانہ اور کافر کے لیے جنت ہے۔

صحیح مسلم:2956

جب انسان کو کوئی تکلیف یا پریشانی پہنچے تو انسان کو کیا کرنا چاہیے؟ اس حوالے سے چند گزارشات پیش کرتے ہیں:

اللہ کی تقسیم پر راضی رہنا:

خوشی اور غمی ہر دونوں صورتوں میں اللہ تعالیٰ کی تقدیر پر صبر کرنا ایمان باللہ کا حصہ ہے۔

۞ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

(وَمَنْ يُؤْمِنْ بِاللَّهِ يَهْدِ قَلْبَهُ وَاللَّهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ (سورۃ التغابن 11:64)

اور جو شخص اللہ پر ایمان لائے، اللہ اس کے دل کو ہدایت بخشتا ہے اور وہ ہر چیز سے باخبر ہے۔

۞ اس آیت مبارکہ کی تفسیر میں علقمہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اس سے مراد وہ شخص ہے جسے کوئی تکلیف پہنچے تو وہ اسے اللہ تعالیٰ کا فیصلہ سمجھ کر اس پر راضی ہو اور دل سے اسے تسلیم کرے۔

انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

(إِذَا أَرَادَ اللَّهُ بِعَبْدِهِ الخَيْرَ عَجَّلَ لَهُ العُقُوبَةَ فِي الدُّنْيَا، وَإِذَا أَرَادَ بِعَبْدِهِ الشَّرَّ أَمْسَكَ عَنْهُ بِذَنْبِهِ حَتَّى يُوَافِيَ بِهِ يَوْمَ القِيَامَةِ)

جب اللہ تعالیٰ اپنے کسی بندے کے ساتھ خیر خواہی کرنا چاہے تو اسے اس کے گناہوں کی سزا دنیا ہی میں جلد دے دیتا ہے اور جب اللہ تعالیٰ اپنے کسی بندے کے ساتھ سختی کرنے کا ارادہ کرے تو اس سے اس کے گناہ کی سزا کو روک لیتا ہے یہاں تک کہ قیامت کے دن اسے پوری پوری سزا دے گا۔"

(سنن الترمذی:2396

۞ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مزید فرمایا ہے:

(إِنَّ عِظَمَ الجَزَاءِ مَعَ عِظَمِ البَلَاءِ، وَإِنَّ اللَّهَ إِذَا أَحَبَّ قَوْمًا ابْتَلَاهُمْ، فَمَنْ رَضِيَ فَلَهُ الرِّضَا، وَمَنْ سَخِطَ فَلَهُ السَّخَطُ)

بڑی آزمائش کی جزا بھی بڑی ہوتی ہے اور اللہ تعالی کو جن لوگوں سے محبت ہو وہ انہیں آزماتا ہے۔ جو شخص اس آزمائش پر راضی ہو، اللہ تعالی اس سے راضی ہوجاتا ہے اور جس شخص اس آزمائش پر ناخوش ہو، اللہ تعالی بھی اس سے ناخوش اور اس پر ناراض ہوجاتا ہے۔

(جامع الترمذی:2396)

صبر کرنا:

صبر ایک ایسی سواری ہے جو اپنے سوار کو کبھی گرنے نہیں دیتی۔ جو شخص مشکلات، مصائب اور پریشانیوں میں اللہ سے شکوے کیے بغیر صبر کرلیتا ہے یاد رکھیں! یہ شخص دنیاوآخرت میں کامیاب وکامران ہے۔

جو شخص مشکلات اور پریشانیوں میں صبر کرتا ہے، اللہ تعالیٰ نے ایسے لوگوں کے لیے جنت تیار کی ہے، چنانچہ سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ انھوں نے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ایک عورت کے پاس سے گزرے جو قبر پر رورہی تھی، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

اتَّقِي اللَّهَ وَاصْبِرِي« قَالَتْ: إِلَيْكَ عَنِّي، فَإِنَّكَ لَمْ تُصَبْ بِمُصِيبَتِي، وَلَمْ تَعْرِفْهُ، فَقِيلَ لَهَا: إِنَّهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَأَتَتْ بَابَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَلَمْ تَجِدْ عِنْدَهُ بَوَّابِينَ، فَقَالَتْ: لَمْ أَعْرِفْكَ، فَقَالَ: »إِنَّمَا الصَّبْرُ عِنْدَ الصَّدْمَةِ الأُولَى

اللہ سے ڈرو اور صبر کرو، عورت نے کہا کہ دور ہوجا، تجھے وہ مصیبت نہیں پہنچی جو مجھے پہنچی ہے اور نہ تو اس مصیبت کو جانتا ہے، اس نے آپ کو پہچانا نہیں۔ اس سے کہا گیا تو وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے دروازے کے پاس آئی اور وہاں دربان نہ پائے اور عرض کیا کہ میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو پہچانا نہ تھا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ صبر ابتداء صدمہ کے وقت ہوتا ہے۔

صحیح بخاری:1283

۞ سیدنا عبدالرحمن لیلی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا:

عَجَبًا لِأَمْرِ الْمُؤْمِنِ، إِنَّ أَمْرَهُ كُلَّهُ خَيْرٌ، وَلَيْسَ ذَاكَ لِأَحَدٍ إِلَّا لِلْمُؤْمِنِ، إِنْ أَصَابَتْهُ سَرَّاءُ شَكَرَ، فَكَانَ خَيْرًا لَهُ، وَإِنْ أَصَابَتْهُ ضَرَّاءُ، صَبَرَ فَكَانَ خَيْرًا لَهُ

مومن کا معاملہ بھی بہت عجیب ہے،اس کے تمام کام بہتر ہوتے ہیں، اور یہ کسی ایک کے لیے نہیں صرف مومن کے لیے ہے اکہ اگر اسے کوئی خوشی پہنچتی ہے تو وہ اپنے رب کا شکر کرتا ہے،اور یہ اس کے لیے بہتر ہے، اور اگر مصیبت پہنچتی ہے تو وہ اس پر صبر کرتا ہے،تو یہ اس کے لیے بہتر ہے۔

صحیح مسلم:2999

دعا کرنا:

نبی کریم کی ایک دختر کی جانکنی کا وقت تھا، بیٹی نے رسول اللہ کو بلایا،تو آپ نے ارشادفرمایا: میری بیٹی کو میرا اسلام کہواور میرا پیغام کہو:

إِنَّ لِلَّهِ مَا أَخَذَ، وَلَهُ مَا أَعْطَى، وَكُلٌّ عِنْدَهُ بِأَجَلٍ مُسَمًّى، فَلْتَصْبِرْ، وَلْتَحْتَسِبْ

اللہ ہی کا ہے جو اس نے لے لیا ہے اور جو اس نے دیا وہ بھی اسی کا ہے، ہر چیز کا اس کے ہاں وقت مقرر ہے۔اسے چاہیے کہ وہ صبر کرے اور اللہ کے ہاں ثواب کی نیت کرے۔

صحیح البخاری:1284

غمی میں منکرات

جب انسان کو کوئی پریشانی کا سامنا کرتا پڑتا ہے تو بہت سارے لوگ بہت ساری غلطیوں کا ارتکاب کر بیٹھتے ہیں،ہم ان میں سے ایک ذکر کرتے ہیں:

نوحہ کرنا:

عام طور پر خواتین کی صورتحال دیکھنے میں آتی ہے کہ پریشانی میں نوحہ کرتی ہیں، یہ کام درست نہیں ہے، چنانچہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

(اثْنَتَانِ فِي النَّاسِ هُمَا بِهِمْ كُفْرٌ: الطَّعْنُ فِي النَّسَبِ وَالنِّيَاحَةُ عَلَى الْمَيِّتِ)

لوگوں میں دو کام ایسے ہیں جو کفر ہیں، ایک تو کسی کے نسب پر طعن کرنا اور دوسرے میت پر نوحہ کرنا۔

صحیح مسلم: 67

گریبان چاک کرنا:

ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

(لَيْسَ مِنَّا مَنْ ضَرَبَ الخُدُودَ، وَشَقَّ الجُيُوبَ، وَدَعَا بِدَعْوَى الجَاهِلِيَّةِ)

جو شخص صدمے کے وقت چہرے پر دو ہتڑ مارے گریبان پھاڑے، اور جہالت کے بول بولے، وہ ہم میں سے نہیں۔

صحيح البخاري: 1297 و صحيح مسلم: 103

چہرہ پیٹنا:

ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

(لَيْسَ مِنَّا مَنْ ضَرَبَ الخُدُودَ، وَشَقَّ الجُيُوبَ، وَدَعَا بِدَعْوَى الجَاهِلِيَّةِ)

جو شخص صدمے کے وقت چہرے پر دو ہتڑ مارے گریبان پھاڑے، اور جہالت کے بول بولے، وہ ہم میں سے نہیں۔

صحيح البخاري: 1297 و صحيح مسلم: 103

اللہ تعالیٰ کی گستاخی نہ کرنا:

بہت سارے ایسے لوگوں کے بارے میں دیکھنے میں آیا ہے کہ جب انہیں کوئی تکلیف اور پریشانی پہنچتی ہے تو وہ اللہ تعالیٰ کے بارے نازیبا کلمات استعمال کرنا شروع ہو جاتے ہیں، کہ (نعوذ باللہ) اللہ کو فوتگی کے لیے ہمارا گھر ہی ملا ہے؟ اللہ ہمیں ہی مشکلات میں ڈالتا ہے، دوسروں کو کیوں نہیں؟ کیا کریں ہماری تو قسمت ہی خراب لکھی گئی ہے! اللہ کو ان بچوں پر ترس بھی نہیں آیا کہ ان کی ماں کو فوت کر دیا۔ تو نہ مرتی میں مرجاتی۔۔۔ وعلی ھذا القیاس

حضرات محترم! آپ جانتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے دنیا مومن کے لیے قید خانہ اور کافر کے لیے جنت بنائی ہے، اللہ تعالیٰ اپنے مومنین بندوں کو طرح طرح سے آزماتا ہے اور جو کوئی مشکلات میں صبر کرے اور اپنی زبان سے کوئی ایسا کلمہ نہ نکالے جس سے اللہ تعالیٰ ناراض ہو، یقینا ایسا شخص اللہ کے ہاں سرخرو ہے۔

الحکمہ انٹرنیشنل جانب سے معزز خطباوعلما کے لیے یہ مستقل خطبہ تیار کیا جاتا ہے، جس صاحب کو خطبہ درکار ہو وہ ہم سے رابطہ کریں:

زبیر بن خالد مرجالوی — 03086222418

حافظ کوثر زمان — 030114843312